ہسپتال میں بستر نہ ملنے پر ایمبولینس میں مریض کا انتظار، ڈرائیور کی غفلت سے آکسیجن ختم، 3 افراد جاں بحق

ہسپتال حکام کی تردید، ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا دعویٰ

□ نامہ نگار خصوصی

ضلع کوہسار کے ایک نجی ہسپتال کے باہر کھڑی ایمبولینس میں آکسیجن ختم ہونے سے 3 افراد جاں بحق ہو گئے۔ جمعرات 26 مئی کی رات پیش آنے والے اس واقعے کے بعد ہسپتال انتظامیہ اور ایمبولینس ڈرائیور کے بیانات میں شدید تضاد پایا جاتا ہے۔ ہسپتال حکام کا کہنا ہے کہ ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا انتظام موجود تھا، جبکہ ڈرائیور کا دعویٰ ہے کہ ہسپتال کے گیٹ پر پہنچنے تک سلنڈر خالی ہو چکا تھا۔

متاثرہ خاندانوں کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 62 سالہ محمد یونس، ان کی اہلیہ 58 سالہ رخسانہ بی بی اور ان کا 19 سالہ پوتا حسن شامل ہیں۔ یہ تینوں افراد سانس کی شدید تکلیف کے باعث ایمرجنسی منتقل کیے جا رہے تھے۔ ایمبولینس کو ضلع کوہسار کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ سلیمان سے ریفر کیا گیا تھا، جہاں مریضوں کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد ضلعی ہسپتال منتقل کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔

ڈرائیور ایمبولینس عبدالستار نے بتایا کہ کوٹ سلیمان سے روانگی کے وقت آکسیجن سلنڈر کا گیج 40 فیصد دکھا رہا تھا۔ ’’راستے میں مریض بار بار سانس لینے میں دشواری کی شکایت کر رہے تھے، ہم نے سلنڈر تبدیل کرنے کی کوشش کی مگر وہ خالی نکلا۔ ہم نے ہسپتال پہنچ کر ڈاکٹروں کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی میں بستر موجود نہیں ہیں۔‘‘ ان کے مطابق مریضوں کو تقریباً 40 منٹ تک ایمبولینس میں ہی رکھا گیا۔

ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر فرحان مجید کھوسہ نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا انتظام موجود تھا اور عملے نے مریضوں کو بروقت طبی امداد فراہم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال میں بستروں کی تعداد 120 ہے اور اس وقت 118 بستر پہلے سے بھرے ہوئے تھے، تاہم ایمرجنسی وارڈ نے ایمبولینس کے پہنچتے ہی متبادل انتظام کیا تھا۔ ’’ہم کسی مریض کو واپس نہیں بھیجتے، ریفر کرنے کا فیصلہ ہمیشہ مریض کی حالت دیکھ کر کیا جاتا ہے۔‘‘

ڈاکٹر فرحان مجید کھوسہ نے بتایا کہ ہسپتال کے آکسیجن پلانٹ کی گنجائش 500 مکعب میٹر فی گھنٹہ ہے اور اس وقت پلانٹ مکمل طور پر فعال ہے۔ ان کے مطابق ایمبولینس کے سلنڈر کی ذمہ داری ڈرائیور پر عائد ہوتی ہے، جبکہ ہسپتال صرف ایمرجنسی میں فراہم کیے جانے والے آکسیجن کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ ’’ہم نے ڈرائیور کو ہدایت کی تھی کہ وہ راستے میں سلنڈر چیک کرے، مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔‘‘

ڈپٹی کمشنر کوہسار ڈاکٹر عائشہ رفیق نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کی سربراہی میں تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کمیٹی کو 7 روز میں رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈی سی کوہسار نے کہا کہ ’’اگر غفلت ثابت ہوئی تو ذمہ داروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کے ساتھ مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔‘‘

متاثرہ خاندانوں کے مطابق تدفین جمعہ کی صبح آبائی قبرستان بستی شیخاں میں کی جائے گی۔ مقامی سماجی کارکن حاجی نذیر احمد بلوچ نے واقعے کو ضلع کی صحت سہولیات کی زبوں حالی کا ثبوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ’’ایک ہی دن میں تین جانوں کا ضائع ہونا ہسپتال کے نظام پر سوالیہ نشان ہے، ہمیں ایسی تحقیقات چاہئیں جو صرف فائلوں تک محدود نہ رہیں۔‘‘

ہسپتال میں بستر نہ ملنے پر ایمبولینس میں مریض کا انتظار، ڈرائیور کی غفلت سے آکسیجن ختم، 3 افراد جاں بحق

ہسپتال حکام کی تردید، ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا دعویٰ

□ نامہ نگار خصوصی

ضلع کوہسار کے ایک نجی ہسپتال کے باہر کھڑی ایمبولینس میں آکسیجن ختم ہونے سے 3 افراد جاں بحق ہو گئے۔ جمعرات 26 مئی کی رات پیش آنے والے اس واقعے کے بعد ہسپتال انتظامیہ اور ایمبولینس ڈرائیور کے بیانات میں شدید تضاد پایا جاتا ہے۔ ہسپتال حکام کا کہنا ہے کہ ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا انتظام موجود تھا، جبکہ ڈرائیور کا دعویٰ ہے کہ ہسپتال کے گیٹ پر پہنچنے تک سلنڈر خالی ہو چکا تھا۔

متاثرہ خاندانوں کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 62 سالہ محمد یونس، ان کی اہلیہ 58 سالہ رخسانہ بی بی اور ان کا 19 سالہ پوتا حسن شامل ہیں۔ یہ تینوں افراد سانس کی شدید تکلیف کے باعث ایمرجنسی منتقل کیے جا رہے تھے۔ ایمبولینس کو ضلع کوہسار کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ سلیمان سے ریفر کیا گیا تھا، جہاں مریضوں کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد ضلعی ہسپتال منتقل کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔

ڈرائیور ایمبولینس عبدالستار نے بتایا کہ کوٹ سلیمان سے روانگی کے وقت آکسیجن سلنڈر کا گیج 40 فیصد دکھا رہا تھا۔ ’’راستے میں مریض بار بار سانس لینے میں دشواری کی شکایت کر رہے تھے، ہم نے سلنڈر تبدیل کرنے کی کوشش کی مگر وہ خالی نکلا۔ ہم نے ہسپتال پہنچ کر ڈاکٹروں کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی میں بستر موجود نہیں ہیں۔‘‘ ان کے مطابق مریضوں کو تقریباً 40 منٹ تک ایمبولینس میں ہی رکھا گیا۔

ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر فرحان مجید کھوسہ نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایمبولینس میں آکسیجن کی فراہمی کا انتظام موجود تھا اور عملے نے مریضوں کو بروقت طبی امداد فراہم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال میں بستروں کی تعداد 120 ہے اور اس وقت 118 بستر پہلے سے بھرے ہوئے تھے، تاہم ایمرجنسی وارڈ نے ایمبولینس کے پہنچتے ہی متبادل انتظام کیا تھا۔ ’’ہم کسی مریض کو واپس نہیں بھیجتے، ریفر کرنے کا فیصلہ ہمیشہ مریض کی حالت دیکھ کر کیا جاتا ہے۔‘‘

ڈاکٹر فرحان مجید کھوسہ نے بتایا کہ ہسپتال کے آکسیجن پلانٹ کی گنجائش 500 مکعب میٹر فی گھنٹہ ہے اور اس وقت پلانٹ مکمل طور پر فعال ہے۔ ان کے مطابق ایمبولینس کے سلنڈر کی ذمہ داری ڈرائیور پر عائد ہوتی ہے، جبکہ ہسپتال صرف ایمرجنسی میں فراہم کیے جانے والے آکسیجن کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ ’’ہم نے ڈرائیور کو ہدایت کی تھی کہ وہ راستے میں سلنڈر چیک کرے، مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔‘‘

ڈپٹی کمشنر کوہسار ڈاکٹر عائشہ رفیق نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) کی سربراہی میں تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کمیٹی کو 7 روز میں رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈی سی کوہسار نے کہا کہ ’’اگر غفلت ثابت ہوئی تو ذمہ داروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کے ساتھ مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔‘‘

متاثرہ خاندانوں کے مطابق تدفین جمعہ کی صبح آبائی قبرستان بستی شیخاں میں کی جائے گی۔ مقامی سماجی کارکن حاجی نذیر احمد بلوچ نے واقعے کو ضلع کی صحت سہولیات کی زبوں حالی کا ثبوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ’’ایک ہی دن میں تین جانوں کا ضائع ہونا ہسپتال کے نظام پر سوالیہ نشان ہے، ہمیں ایسی تحقیقات چاہئیں جو صرف فائلوں تک محدود نہ رہیں۔‘‘

صفحہ 4 ۷ تا ۱۳ مئی ۲۰۲۲ء پیغام